کالم نویسی

اخبار کے قارئین کا دائرہ بہت پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ بچے سے لے کر بوڑھے تک اور سیاست دان سے لے کر کسان تک ان اخبارات کو پڑھتے ہیں اور اپنے اپنے مطلب اور اپنی پسند کی چیز اس میں تلاش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اخبار نویس روزانہ نت نئے انداز میں مواد کو پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ہر طرح کے قارئین کی یکساں دلچسپی اخبار کے ساتھ بنی رہے۔اسی کا ایک طریقہ کالم نویسی بھی ہے۔

اخباری کالم جدید صحافت کا ایک لازمی حصہ ہے۔کالم دراصل کسی موضوع، نکتے یا واقعے پر کسی ماہر کی ماہرانہ رائے ہے جو پابندی سے شائع ہوتی ہے۔کسی اخبار میں ہفتہ وار کسی میں ہر تین دن پر اور کسی میں روزانہ کالم شائع ہونے کا بھی رواج ہے۔اس کے تحت کالم نگار اپنی دلچسپی کے کسی اہم موضوع کو اٹھاتا ہے اور اس پر اپنے مخصوص انداز میں تبصرہ کرتا ہے، نتیجہ برآمد کرتا ہے، مشورہ دیتا ہے، اصلاح کرتا ہے اور کبھی کبھی تنبیہ بھی کرتا ہے۔ان میں سے بیشتر خوبیاں اداریے میں بھی ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود اداریے اور کالم میں کافی فرق ہے۔اداریہ ہمیشہ اخبار کی پالیسی کے مطابق ہوتا ہے جبکہ کالم کے ساتھ ایسی کوئی شرط نہیں۔کالم نویس اپنی پسند اور اپنے رجحان کے مطابق اس بات پر تبصرہ کر سکتا ہے، اخبار کا اداریہ مدیر کے بیمار رہنے یا چھٹی میں رہنے پر بھی شائع ہوتا رہتا ہے۔اخبار کے سب ایڈیٹر، اسسٹنٹ ایڈیٹر یا ادارتی بورڈ کے ممبران عموماً اداریے لکھتے رہتے ہیں، لیکن کالم کسی کے نام کے ساتھ چھپتا ہے بلکہ کالم میں زیادہ اہمیت نام کی ہی ہوتی ہے کہ کس دانشور، ادیب یا صحافی نے یہ کالم لکھا ہے۔اسی طرح اداریہ بہت سنجیدگی سے لکھا جاتا ہے۔کالم کے لیے یہ ضروری نہیں۔مزاحیہ کالم نویس بھی بڑی تعداد میں ہیں اور خاصے مقبول ہیں۔

ہر اخبار میں کالم کا دن اور جگہ مخصوص رہتی ہے۔اور کم و بیش اس کی لمبائی بھی۔کالم نویس اس کی پابندی کرتے ہوئے اپنا کالم لکھتے ہیں اور قارئین اس کا انتظار کرتے ہیں۔

موٹے طور پر ہم کالموں کو اقسام میں بانٹ سکتے ہیں۔

۱۔سیاسی کالم:

اس طرح کے کالم میں حالات حاضرہ سے متعلق واقعات، سیاسی اتھل پتھل، جو واقعات سامنے آرہے ہیں ان کے پیچھے چھپے ہوئے اسباب اور اس پر آگے چل کر کیا ردعمل ہوگا سب شامل ہوتا ہے۔ساتھ ہی یہ بھی وضاحت ہوتی ہے کہ کیا صحیح ہو رہا ہے اور کیا غلط ہو رہا ہے اور یہ سب صرف کالم نویس کی ذاتی رائے ہوتی ہے اسے اخبار کی پالیسی سے کچھ لینا دینا نہیں ہوتا۔خوشونت سنگھ، خواجہ احمد عباس، راجندر پوری، ارون شوری کلدیپ نیر وغیرہ کے کالم اسی نوعیت کے ہوتے ہیں۔

۲۔ادبی کالم:

ان میں ادبی سرگرمیوں، کتابوں، ادیبوں وغیرہ سے متعلق واقعات اوران پر تبصرے ہوتے ہیں۔خوشونت سنگھ کا کالم بھی کبھی کبھی سیاسی اور سماجی کے علاوہ ادبی موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔اردو میں مشفق خواجہ کے کالم کا بطور خاص ذکر کیا جا سکتا ہے جس کو وہ 'خامہ بگوش' کے قلمی نام سے لکھتے تھے۔ایسے کالم میں ہلکا سا مزاحیہ انداز بھی ہوسکتا ہے۔

۳۔مزاحیہ کالم:

اس کے تحت ایک طنز ومزاح نگار پابندی سے اپنے قارئین کوانکی دلچسپی کا سامان فراہم کرتا ہےاورانہیں اس کے لیے اخبار کا انتظار رہتا ہے۔فکرتونسوی، تخلص بھوپالی، احمد جمال پاشا،مجتبیٰ حسین وغیرہ نے اس میدان مین اپنا ایک مقام بنایا ہے۔ہندی میں ایک زمانے میں شرد جوشی کا مزاحیہ کالم 'پرتی دن' انتہائی مقبول رہا۔

۴۔علمی کالم:

ایسے کالموں کے کالم نویس عموماً دانشور ہوتے ہیں جو سماجی مسائل سے متعلق اپنے خیالات کا اظہاران کالموں میں پابندی سے کرتے ہیں۔قارئین اسی کی مدد سے مستقل ان کے خیالات سے آگاہ ہوتے رہتے تھے۔اشوک باجپائی، رفیق زکریا اقبال مسعود، بچن دارووالا وغیرہ کے کالم کافی مقبول ہیں۔

۵۔فلمی کالم:

کئی فلمی ہفتہ وار رسائل اور عام اخبارات میں بھی فلمی سرگرمیوں سے متعلق کالم شائع ہوتے ہیں جن میں فلمی دنیا کی سرگرمیاں، فلموں اور فلمی اداکار کے بارے میں پھیلی ہوئی خبروں پر تبصرہ اور تنقید ہوتی ہے۔اس کا انداز عموماً چٹپٹا ہوتا ہے اور اس کا بنیادی مقصد جانکاری دینے کے بجائے تفریح ہوتی ہے۔

۶۔اسپورٹس کالم:

اس قسم کے کالم عموماً پرانے کھلاڑی لکھتے ہیں جس وہ کھیل کی موجودہ سرگرمیوں پر اپنی رائے دیتے ہیں۔کھیل کے معیار کا جائزہ لیتے ہیں،غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہیں اور مستقبل کے لیے مفید مشورے دیتے ہیں۔گاوسکر اور روی شاستری جیسے پرانے کرکٹ کھلاڑی اس کے لیے خاص طور پر جانے جاتے ہیں۔کئی کھیلوں کے جڑے ہوئے صحافی بھی اسپورٹس کا کالم لکھتے ہیں۔

دراصل کالم نویسی موضوع سے زیادہ اس کے لکھنے والے کی وجہ سے مشہور ہوتی ہے۔ہر کالم نویس کا اپنا ایک مخصوص انداز ہوتا ہے۔جو پسند آنے پر دلچسپی سے پڑھا جاتا اور اخبار کے نام کے ساتھ اس کالم نویس اور اس کے کالم کا نام بھی جڑ جاتا ہے۔یہ سلسلہ ۸ ستمبر ۱۹۳۱ء سے جاری ہے۔جب نیویارک کے اخبار 'دی ہیرالڈ ٹریبیون' نے سب سے پہلے 'ولٹر لپ مین' کا کالم شائع کیا۔

کالموں کی بڑھتی ہوئی مانگ کی وجہ سے آج کل سنڈیکیٹ کالم چھوٹے اخباروں کو بھی حاصل ہوجاتے ہیں جو زیادہ رقم خرچ کرکے بڑے قلم کاروں سے اسے لکھوانہیں سکتے اور ساتھ ہی کالم نویسیوں کا بھی مالی فائدہ ہوتا ہے۔لیکن سب سے زیادہ فائدہ قارئین کو ہوتا ہے جنہیں ایک ہی اخبار میں کئی کالم پڑھنے کو دستیاب ہوتے ہیں۔